رہیں گے، موجودہ مصیبت اور انتشار جاری رہیں گے۔ کیونکہ ماہرین کل کے بجائے صرف ایک جزو میں تخصیص حاصل کرتے ہیں، اس وجہ سے وہ خود ایک نامکمل شخصیت رکھتے ہیں۔

بجائے اس کے کہ تعلیم کا پیشہ سب سے زیادہ قابل عزت اور ذمہ داری کا سمجھا جائے، فی زمانہ حقیر سمجھا جاتا ہے۔ زیادہ تر معلم تو لکیر کے فقیر بن جاتے ہیں۔ دراصل ان کو حصول تکمیل و فراست سے کوئی واسطہ نہیں، بلکہ وہ اپنے شاگردوں کو صرف معلومات سے مطلع کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ جب کہ ہر سو دنیا تباہ ہو کر چور ہو رہی ہے، اس حالت میں جو شخص صرف معلومات کو بتاتا رہتا ہے، وہ معلم نہیں کہا جا سکتا۔ محض معلومات دینے والا محض معلم نہیں، معلم تو وہ ہے جو دانش مندی اور صداقت کی راہ دکھائے۔ صداقت مدرّس سے کہیں زیادہ اہم ہے، صداقت کی تلاش اصل مذہب ہے۔ صداقت کسی ملک یا ملت سے متعلق نہیں اور نہ کسی مندر، مسجد یا گرجا میں ملتی ہے۔ تلاش حق کے بغیر سوسائٹی کا بہت جلد ملیامیٹ ہو جاتا ہے۔ نئی سوسائٹی کی تخلیق کے لیے ہم میں سے ہر ایک کو سچا معلم بننا ہوگا۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ جو استاد ہو وہ خود شاگرد بنے اور اپنے آپ کو تعلیم دیتا رہے۔ اگر نیا سوشل نظام قائم کرنا ہے تو ظاہر ہے کہ جو لوگ محض تنخواہ یا اُجرت کے لیے پڑھاتے ہیں، اُن کو استاد کا درجہ نہیں دیا جا سکتا۔ تعلیم کو ذریعۂ معاش قرار دینے کے معنی بچوں کو اپنی ذاتی غرض اور فائدہ کے لیے

استعمال کرنا ہے۔ بہترین شائستہ سوسائٹی میں استادوں کو اپنی حاجت روائی کی فکر نہیں کرنی پڑے گی۔ ان کی ضروریات کو پورا کرنا تو سوسائٹی کا کام ہوگا۔

اگر کوئی شخص شاندار تعلیمی ادارے بنا دے یا سیاست دانوں کا آلۂ کار ہو، یا کسی نصب العین، عقیدہ یا ملک سے وابستہ ہو، اس کو اصلی اور سچا معلم نہیں کہہ سکتے۔ سچے معلم کا باطن مستغنی ہوتا ہے۔ وہ اپنے لیے کچھ طلب نہیں کرتا۔ اس کو نہ کوئی ذاتی ہوس نہ اختیار و اقتدار کی تمنا ہوگی اور چونکہ ایسا استاد جاہ و منصب کے حصول کے لیے تعلیم نہیں دے گا، اس لیے وہ سوسائٹی کے دباؤ یا گورنمنٹ کے ضبط و قابو سے آزاد رہے گا۔ ایسے استاد کا رتبہ ایک بہترین اور اعلیٰ تہذیب میں بہت اونچا مانا جائے گا۔ کیونکہ اصلی تمدن کا انحصار انجینئروں یا ماہرین فن پر نہیں بلکہ سچے معلموں پر ہوتا ہے۔